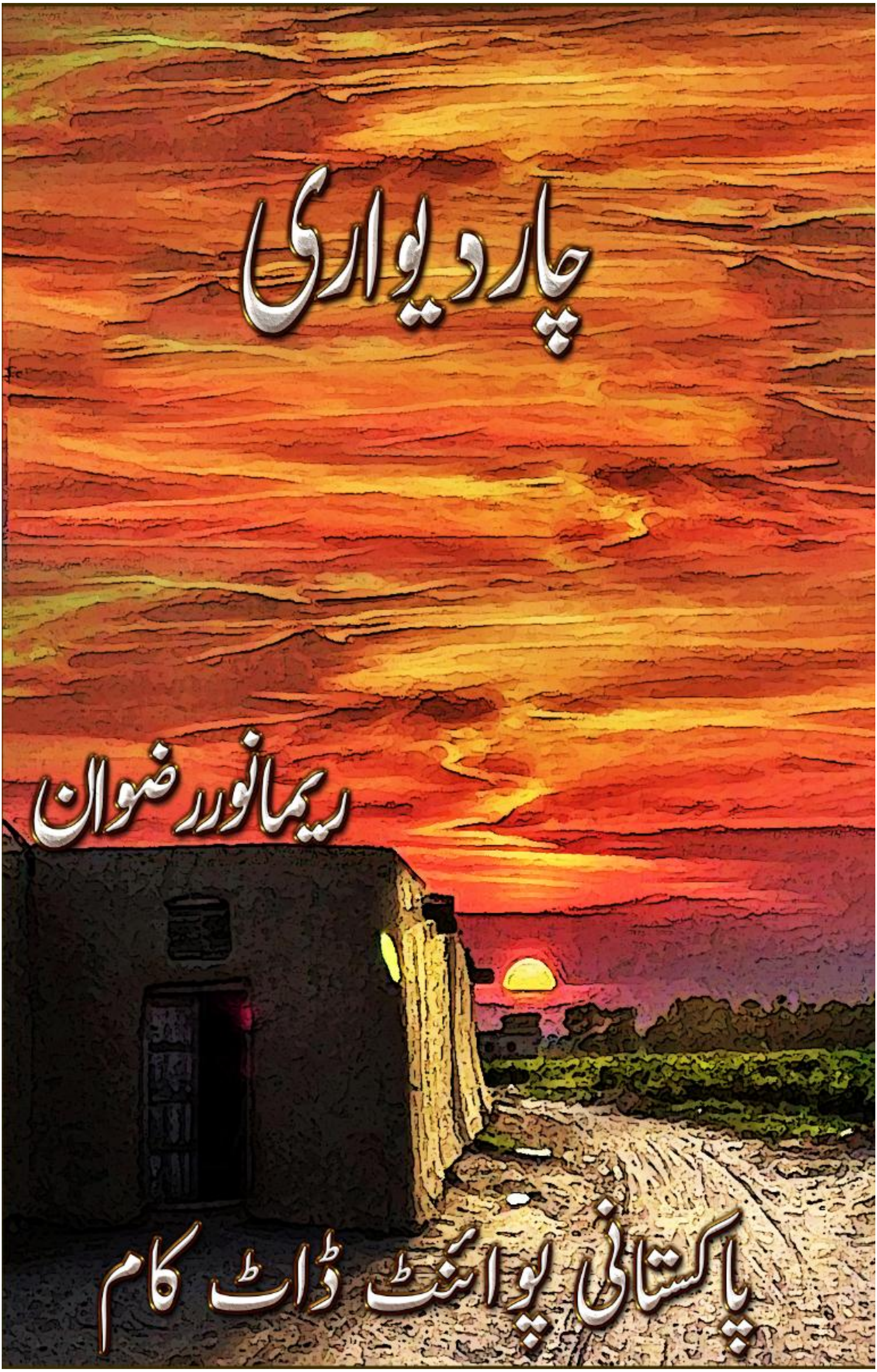
چار دیواری
ریما نور رضوان
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔
www.pakistanipoint.com

چار دیواری

پاکستانی پوائنٹ

ریما نور رضوان

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

چار دیواری

کتابی شکل مشن: پاکستانی پوائنٹ کمپوزنگ ٹیم

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود ناولز بالکل مفت ہیں۔ اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ جو لوگ وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کرسکتے، وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کرلیں۔ اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کرکے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے،

سپر موڈز: صبا گل، تتلی، ٹیم لیڈر: ایم وائے صائم، مینجمنٹ: حسیب یا وقار سے رابطہ کریں، شکریہ

"علینہ، اسمارہ، فریحہ دیکھنا وہ وقت دور نہیں جب کراچی کی ہر مشہور و معروف شاہراہوں پر میرے ڈراموں کے سائن بورڈ لگے ہوں گے۔ ہر کہانی کا مرکزی کردار میں ادا کر رہی ہوں گی۔۔۔"

عائشہ یونی کی کینٹین میں بیٹھی ستایانہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"عائشہ، تجھے بھی کیا درامہ ہیروئن بننے کا شوق ہے۔ یہ ایکٹریس صرف اسکرین پر اچھی لگتی ہیں۔ یہ وہ ماڈلز ہوتی ہیں نہ یہ آزاد ماحول کی پروردہ ہوتی ہیں۔ ہمارے گھر کا ماحول، ماں باپ بھائی ہمیں کبھی بھی اس طرح کے کام کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

"اونہوں، اللہ پاک نے مجھے مڈل کلاس گھرانہ میں نجانے کیوں بھیج دیا۔ میرے خواب، خواہش، ارمان بہت آزاد اور بلند ہیں۔ مجھے پابندیوں میں قید زندگی زہر لگتی ہے۔"

فریحہ کی باتوں پر عائشہ نخوت سے بولی تھی۔

"عائشہ، شکر کر ابرار بھائی کی سپورٹ ہے جو ہم پڑھ رہے ہیں یونی ورسٹی آ کر۔ ہمارے خاندان کی اور بھی لڑکیاں ہیں جنھوں نے اسکول تلک نہ دیکھا ہے۔ ماں باپ کی پابندیوں سے زندگی قید نہیں محفوظ لگتی ہے۔"

اسمارہ مسکرا کر بولی تھی۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔
www.pakistanipoint.com

"سو کی سیدھی بات ہے تائی اماں بجا فرماتی ہیں کہ یہ عائشہ ڈائجسٹ پڑھ پڑھ کر بگڑ گئی ہے۔"

علینہ چہک کر بولی تھی۔

"کتابیں پڑھنے سے شعور و آگہی کے در کھلتے ہیں۔ بگاڑتی نہیں ہیں۔ مجھے اداکاری کرنے کا شوق ابھی سے نہیں بچپن سے ہے۔"

عائشہ نے نخوت سے منہ بُھلا کر کہا تھا۔

"عائشہ، شوق و جذبہ ہر اک ذی روح کے دل میں موجود ہوتا ہے۔ پر ہر اک کا شوق و جذبہ پورا نہیں ہوتا۔ تیرا یہ ارمان دل کے نہاں خانوں میں ہی دفن ہو جائے گا۔ ہمارے گھر میں اداکاری دیکھنے پر پابندی ہے۔ تو اداکاری کر کیسے لے گی۔ ہزاروں آدمیوں کے درمیان ڈائیلاگ بازی کرنا، اٹھنا بیٹھنا بیٹی بیوی کا کردار ادا کرنا یہ سب کہنا آسان ہے کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن۔۔۔۔"

اسمارہ بڑی کزن ہونے کے ناتے سے پیار سے سمجھا رہی تھی۔

"اللہ کے فضل و کرم سے مجھ میں ہمت حوصلہ ہے کہ میں ناممکن کو ممکن کر دکھاؤں۔ میں اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے کسی بھی حد تک چلی جاؤں گی۔"

عائشہ پُراعتماد لہجے میں بول رہی تھی۔

"میری پیاری بہنا، تیری خواہش کی تکمیل ہو گئی تو تُو تنہا اکیلی رہ جائے گی۔ ایسا نا ممکن ہے جو تُو چاہتی ہے۔"

علینہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں پیار سے بولی تھی۔

"تم لوگ پڑھ لکھ کر باشعور ہو کر بھی اپنی طرز زندگی میں تبدیلی نہیں لانا چاہتی ہو۔ تعلیم ہمیں تمیز و شعور سے آراستہ کرتے ہوئے غلط اور صحیح میں فرق سکھاتی ہے۔

میں اپنے مقصد کو ضرور پاؤں گی تم لوگوں کی طرح حویلی کے گھٹن زدہ ماحول میں زندگی کا آغاز اور اختتام نہیں کرنا۔ سارا بچپن اُسی حویلی کی چار دیواری میں گزار دیے۔ اب جوان ہو گئے تو حویلی میں ہی شادی کر کے اک کمرے سے دوسرے کمرے تک کا سفر کر کے نئی زندگی شروع کرنی ہے۔ چچازاد، تایازاد کے ساتھ ازدواجی زندگی۔۔۔ کتنا عجیب لگتا ہے۔ میرا آئیڈیل تو حویلی میں موجود کسی بھی لڑکے سے ذرہ برابر مماثلت نہیں رکھتا ہے۔ میرا ہم سفر تم لوگ دیکھنا کیسا ڈیسنٹ اور ڈیشنگ ہو گا۔ جو نگاہ بھی میرے ہم سفر کی جانب اٹھے گی ستائش بھری ہو گی۔"

عائشہ پزے کا بائٹ کھاتے ہوئے قدرے اطمینان بھرے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"اففف اللہ، عائشہ کو سمجھانا بڑا مشکل کام ہے۔"

اسمارہ نے تاسف سے کہا تھا۔

"السلام علیکم، کیا حال ہے جی تمام احباب کا، آپ لوگوں کے پُرزور اصرار پر آج وہ شخصیت ہمارے شو میں چار چاند نہیں آٹھ چاند لگانے کے لئے حاضر ہے۔ ٹی ٹائم ودھ سارہ ملک آج کی ہماری ہوسٹ ہیں "مس عائشہ احسان خان" عائشہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ جس طرح سے قلم کار خوبصورت لفظوں کے چناؤ سے کہانی کا عمدہ انداز میں قلمبند کرتا ہے اُسی طرح کسی بھی ڈرامے کا مین کردار ڈرامہ ہیروئن اپنی بہترین پرفارمنس سے اپنے دیے گئے کردار کو بخوبی نبھا کر ڈرامے کو ناظرین کے لیے یادگار اور دلچسپ بناتی ہے۔ آج ہم موجود ہیں۔ باکردار، باصلاحیت، اداکارہ جنہوں نے قلیل عرصے میں منی سکرین پر شہرت کے جھنڈے گاڑتے ہوئے اس شعبے میں فتح حاصل کر لی ہے جو کردار بھی پروڈیوسر نے انہیں دیا انہوں نے بہت احسن طریقے سے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی کردار میں ڈھل کر کردار میں جی کر اداکاری کے جوہر دکھائے اور خوب داد سمیٹی۔

آٹھ ماہ میں ۵ ڈرامے آن ائر آ چکے ہیں اور بے پناہ پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ چلئے جانتے ہیں عائشہ کے بارے میں۔۔۔"

شو ہوسٹ سارہ ملک پیشہ ورانہ انداز میں عائشہ کا تعارف کرا چکی تھی۔ اب مسکراتے ہوئے سیٹ سنبھالی تھی اور عائشہ سے مخاطب ہوئی تھی۔

"السلام علیکم، ڈئیر عائشہ احسان خان صاحبہ، کیسی ہیں؟"

سارہ ملک چہک کر بولی تھی۔

"جی، کرم ہے میرے پروردگار کا۔۔۔"

"عائشہ، عائشہ، اٹھ جا۔۔۔۔۔پوائنٹ مس ہو جائے گا۔ہم سب ریڈی ہیں۔"

کوئی عائشہ کو بُری طرح جھنجھوڑ رہا تھا۔

عائشہ گہری نیند میں تھی۔

"فریحہ، تیرا بیڑہ غرق ہو جائے۔اتنا حسین زبردست خوبصورت خواب دیکھ رہی تھی۔مجھے جگا دیا۔۔۔

عائشہ غصے سے چلائی تھی۔

"کیوں کیا اپنے ہونے والے کے ساتھ ہنی مون منا رہی تھی جو میرے جگانے پر غصہ کر رہی ہے۔۔ سر ابرار کی کلاس بنک کی تو پٹش کے لیے بھی ریڈی رہنا۔پوائنٹ آنے میں پندرہ منٹ بچے ہیں،ہم جا رہے ہیں آتی رہنا خود ہی۔۔۔۔"

اسمارہ سخت خفگی سے بولی تھی۔۔

"عائشہ، کیا خواب دیکھا۔۔۔؟"

فریحہ اپنی چہیتی دوست سے مسکرا کر استفسار کر رہی تھی۔۔

"فریحہ، میں نے دیکھا کہ میں سپر ہٹ اداکارہ بن گئی ہوں۔۔ شو میں بلایا گیا ہے۔میری فنی صلاحیتوں کو سراہنے کے لئے ابھی میں کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اسمارہ جی نے جگا دیا۔۔"

عائشہ غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی۔۔۔

"چلو بس اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔"

اسمارہ نے گھور کر کہا تھا۔عائشہ نے کڑے تیوروں سے اسمارہ کو دیکھا تھا۔

فریحہ، تُو تو میری قریبی دوست اور رازداں ہے تو میری مدد کر دے ناں۔۔۔"

عائشہ کا لہجہ ملتجی تھا۔

"عائشہ، میں تیرے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔"

فریحہ بیچارگی سے بولی تھی۔

"بس اک اللہ ہی ہے جو ہر معاملے میں مدد فرماتا ہے۔میں اللہ سے ہی مدد طلب کر رہی ہوں۔میری چاہت سچی ہوئی تو پروردگار مجھے ضرور میری چاہت سے ملائے گا۔۔۔۔"

عائشہ کا انداز پُر امید پُر یقین تھا۔

"عائشہ، ہمارے خاندان میں دور دور تلک کوئی بھی اداکار نہیں۔تجھے نہ جانے کہاں سے یہ مرض لاحق ہو گیا ہے۔تو ڈراموں میں کام کرنا چاہتی ہے۔ڈرامے کون لکھتا ہے ڈرامنے کون

بناتا ہے یار ہمیں کیا پتہ۔ ہم چھوٹے سے شہر میں رہتے حیدرآباد میں کہاں یہ کام ہوتا ہوگا۔ میں نیوز پیپرز میں کبھی پڑھا تھا۔ کراچی اور لاہور کا نام واضح تھا۔۔"

فریحہ آہستگی سے کہہ رہی تھی۔

"فریحہ، میں ابرار بھائی کے لیپ ٹاپ پر سرچنگ کرتی ہوں۔۔"

عائشہ کافی دیر خاموش بیٹھنے کے بعد بولی تھی۔

"مرنا ہے کیا۔۔۔۔"

فریحہ بوکھلا گئی تھی۔

"اگر ابرار بھائی کو علم ہوگیا تو نہ پڑھائی کے لیے بھی دروازے بند ہوجائیں گے۔۔ ہمیں فائنل ہونے دے۔ تیرے کیے کی سزا ہم سب کو بھگتنی پڑے گی۔۔۔"

فریحہ سختی سے بولی تھی۔

"میرے خیال میں ڈیلیٹ کا آپشن ہوتا ہے۔ بس میں کچھ نہ کچھ کرتی ہوں۔۔ میں اکیلی ہوں ۔۔ خود ہی اپنے لئے راہیں ہموار کرنی ہیں۔۔"

عائشہ جذب کے عالم میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم، سر یہ بلڈنگ میڈیا گروپ کی ہے ناں۔۔۔۔؟"

عائشہ نے چیئر پر بیٹھے گارڈ سے پوچھا تھا۔

عائشہ کا دل زوروں دھڑک رہا تھا۔ فجر کی نماز سے قبل ہی وہ گھر سے نکل گئی تھی۔ حیدرآباد سے کراچی کا سفر بمشکل تمام طے کیا تھا۔ کراچی پہنچ کر مطلوبہ جگہ رکشے والے کی مدد سے ڈھونڈی تھی۔

"جی میم صاحب، لیکن آپ کون ہو۔۔۔؟"

گارڈ مہذب لہجے میں بولا تھا۔۔

"میں یہاں نئی آئی ہوں۔۔۔"

عائشہ نے دھیرے سے کہا تھا۔

"نئی، لیکن یار کوئی سیلیکشن نہیں ہورہی۔ تم کیا کروگی۔ اندر جاکر سب اپنے کاموں میں مصروف و مشغول ہیں۔"

گارڈ اچھنبے سے بولا تھا۔

"پلیز سر مجھے اک بار اندر جانے دیں میں حیدرآباد سے ائی ہوں میں یہاں اس شہر میں نئی ہوں پلیز پلیز مجھے جانے دیں۔"

عائشہ کی منتیں ہی تھیں کہ گارڈ نے اندر جانے دیا تھا۔ راہداری عبور کرتے ہی آمنے سامنے لائن سے کمرے بنے تھے۔ کسی کمرے کا گلاس ڈور تھا کہ آرپار سب دکھ رہا تھا۔ کچھ کمرے

کے دروازے لکڑی کے تھے ۔ راہداری کی دیواروں پر بڑے بڑے اشتہارات آویزاں تھے۔

"اے، کون ہو تم۔۔۔۔؟"

سر سے پیر تک عبایا میں ڈھکی، چہرے پر نقاب لگائے عائشہ پلٹی تھی۔

عائشہ نے بغور دیکھا وہ عمر دار شخص تھا۔ اس کا چہرہ نورانی، چہرے پر داڑھی اس بات کی شاہد تھی کہ وہ نیکوکار بندہ ہے۔

"سر، مجھے ڈراموں میں اداکاری کرنے کا بے حد شوق ہے۔ میں ڈرامے میں کام کرنے آئی ہوں۔"

عائشہ دھڑکتے دل کے ساتھ بولی تھی۔

"پہلے کبھی کسی ڈرامے میں کام کیا ہے کیا۔۔۔؟"

صدیق صاحب کا لہجہ پروفیشنل ہو گیا تھا۔

"نو سر، مجھے کوئی تجربہ نہیں۔ میں حیدرآباد سے یہاں آپ کا آفس بڑی مشکلوں سے ڈھونڈ ڈھانڈ کر پہنچی ہوں۔ پلیز مجھے اک موقع دیں میں نہ کر سکوں تو بے شک آپ واپس بھیج دیجئے گا۔ جو اور جس طرح کی آپ کو اداکاری کروانی ہے مین کرنے کو تیار ہوں۔ بس موقع دیں۔"

عائشہ ان کے قدموں میں بیٹھی منتیں کر رہی تھی۔

"ارے بیٹا، یہ نہ کرو، آؤ میرے آفس میں آؤ۔۔۔"

صدیق صاحب دو قدم پیچھے پلٹے تھے۔۔۔ پھر اس کو اجازت دے دی تھی۔ آفس میں بیٹھ کر تفصیلی باتیں ہوئیں۔

"تم کتنی بڑی احمق ہو۔ اپنی پیار سکون عزت بھری دنیا چھوڑ کر اس بدنام دنیا میں آئی ہو۔۔ افسوس صد افسوس۔۔۔۔۔"

صدیق صاحب شفقت سے بولے تھے۔۔

"لڑکی کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے۔ اور اس عزت کو تار تار کرنے والوں سے میڈیا گروپ بھرا پڑا ہے۔۔ اچھے لوگ بھی ہیں۔ لیکن ۲۵٪ باقی ۷۵٪ ایسے ہی ہیں۔۔۔"

"سر، مجھے اس نگری کا کچھ علم نہیں میں اپنے شوق، خواہش کی تکمیل کی خاطر یہاں تک آئی ہوں۔۔ اللہ پاک میری عزت آبرو کا نگہبان ہے۔۔ نیت صاف منزل آسان۔۔۔ گھر کی چار دیواری سے قدم باہر نکالتے ہی چار آدمیوں سے واسطہ پڑا۔۔ بس ڈرائیور جس نے اکیلی لڑکی دیکھ کر نگاہ غلط بھی نہ ڈالی۔۔۔ رکشہ ڈرائیور جو اس بلڈنگ تک چھوڑ کر گیا۔۔ میں اس شہر میں نئی ہوں چاہتا تو کسی بھی شاہراہ موڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ مجھے بنا کوئی غلط بات کیے، بنا غلط

نگاہ ڈالے مجھے اس بلڈنگ کے سامنے چھوڑ گیا۔ باہر گارڈ بیٹھا تھا۔۔ اس نے بھی باعزت انداز میں بات کی۔ یہاں آپ ابھی تک چار آدمیوں سے ملوایا۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی نیک شریف لگے۔۔ جن کی خود کی بہن بیٹیاں ہوتی ہیں وہ دوسرے کی بہن بیٹی کو بھی احترام و عزت کی نگاہ سے ہی دیکھتے ہیں۔"

عائشہ ٹھوس و سنجیدہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"سر، مجھے اپنے رب تعالیٰ پر کامل یقین ہے کہ وہ میری ہر طرح سے حفاظت فرمائے گا"

"بیٹا، گھر کی چاردیواری ہمارے لیے کتنی محفوظ ہے، اگر ہمیں علم ہو جائے ناں ہم گھر سے باہر قدم نہ نکالیں۔ ہمارا معاشرہ گھر سے باہر نکلنے والی عورتوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔" صدیق صاحب زمانہ شناس تھے۔ عائشہ کے حلیے سے بھی اس کے گھرانے اور تربیت کا اندازہ لگا لیا تھا۔

"بیٹا، تم اس کام کے لئے جو شرعی غلط ہے، گناہ ہے، اس کے لئے اپنے ماں باپ کی عزت کی اجلی چادر کو داغ دار کر آئیں۔ بیٹی کے قدم دہلیز بعد میں عبور کرتے ہیں پہلے عزت عبور کر جاتی ہے۔ ماں باپ اس دن کے لئے تکلیفیں سہتے ہیں کیا؟ ماں باپ کتنی مشکلوں سے اولاد کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اولاد کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ بے شک اولاد باعث رحمت و نعمت ہے

ہے۔ اولاد نیک صالح ہو تو ہی دلی و ذہنی آسودگی کا سبب ہوتی ہے۔۔۔"

صدیق صاحب کی باتوں سے عائشہ کو احساس ندامت میں مبتلا کر دیا تھا۔

"سر، میں کیا کروں۔ میرے گھر میں اس کام کی اجازت ملنا مشکل نہیں ناممکن تھا اسی لئے میں اپنی خواہش کے حصول کے لئے نکل آئی۔ مجھے بس اک بار آن سکرین آنے دیں۔ میں واپس چلی جاؤں گی۔"

عائشہ کو اپنی خواہش و شوق ہی عزیز تھا۔

صدیق صاحب زمانے کی اونچ نیچ سے آگاہ کر رہے تھے۔

عائشہ سمجھنے کو تیار ہی نہ تھی۔

علینہ، اسارہ کتنا سمجھاتی تھیں۔ اس نے ان کی بھی نہ سنی۔

اپنی من مانی کرتی جا رہی تھی۔

انجام سے بے خبر نتائج سے لاپرواہ۔۔

"رحمٰن صاحب، یہ عائشہ احسان خان ہیں انہیں آج کل کا جلد ہی کا کوئی اک کام دے دیں۔ تاکہ ہم ان کی پرفارمنس دیکھ انہیں ہاں، ناں میں جواب دیں۔۔"

صدیق صاحب نے مینیجنگ ڈائریکٹر کو بلایا تھا۔۔ اور بعجلت کہا تھا۔

"سر، ابھی تو کوئی کام نہیں۔ شام ۵ بجے عمیرہ زید کا شو ہے۔ عمیرہ کو اج روک کر ان سے کروا لیتے ہیں۔ ہوپ کہ عمیرہ اس بات پر اعتراض نہ کریں گی۔ صرف اک دن کی تو بات ہے۔ اک شو سے پروف ہو جائے گا کہ ان میں کتنا ٹیلنٹ ہے۔ اور یہ ہمارے چینل کے لے کیا کیا خدمات انجام دے سکتی ہیں۔

رحمت صاحب نظریں نیچی کیے آہستگی سے کہہ رہے تھے۔

"سر، مجھے ایونگ شو نہیں، ڈرامہ کروا دیں۔"

عائشہ درمیان میں بھی بول اٹھی تھی۔

"بیٹا، ڈرامہ بہت بڑا پروجیکٹ ہوتا ہے۔ اس پر ہم چانس نہیں لے سکتے۔ ہاں اک شو کروا سکتے ہیں۔ آغاز میں جو بھی کام مل رہا ہے اسے اچھی طرح کریں تاکہ مزید آگے کام ملنے کا چانس ہو۔۔"

صدیق صاحب لیپ ٹاپ پر مصروف تھے۔۔۔

"چلئے۔۔ میم۔۔۔۔۔"

رحمٰن صاحب نے عائشہ کو چلنے کا کہا تھا۔ عائشہ ان کے پیچھے پیچھے چل دی تھی۔

"میم، عبایا اتار کر گاؤن پہن کر آ جایئے۔۔۔۔۔"

فیشل کرنے والی لڑکی نے مصروف انداز میں کہا تھا۔

"بیٹا، یہ نئی ہیں، انہیں کچھ بھی علم نہیں۔ آپ لوگ اچھے سے تعاون کرنا۔۔۔"

رحمٰن صاحب شفقت بھرے انداز میں کہہ کہ چلے گئے تھے۔ عائشہ پریشان پریشان سی چاروں جانب

جانب دیکھ رہی تھی۔ اسکن فیٹنگ ٹائیز اور سلیو لیس اسکن فٹنگ ٹی شرٹس پہنے وہ تمام لڑکیاں اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھیں۔

"میم، کم ودھ می۔۔۔۔۔"

عائشہ کو یونہی کھڑا دیکھ کر اک لڑکی نے آواز لگائی تھی۔ عائشہ اس کی ہمراہی میں ڈریسنگ روم میں آ گئی تھی۔

"آپ چینج کرکے باہر آ جائیں۔۔۔"

وہ لڑکی کہہ کر جا چکی تھی۔ عائشہ نے بغور نگاہ ڈالی۔ کانچ کے دروازوں کے دروازے پر پردہ پڑا تھا۔ سامنے ہی وارڈروب تھی۔ جس میں بے شمار لباس تھے۔ لیکن شلوار قمیص سوٹ نہ تھا۔ عائشہ نے کبھی زندگی میں ٹائز اور شرٹس نہ پہنی تھیں۔ شرماتے جھجھکتے ہوئے روم سے نکلی تھی۔ عائشہ کا متناسب قد اور جسم مزید حسین لگ رہا تھا۔ عائشہ کی سکن ٹریٹمنٹ ہو چکی

تھی۔ مینی کیور پیڈی کیور سب چل رہا تھا۔ عائشہ مطمئن سی آنکھیں بند کیے ایزی بیڈ پر دراز تھی۔ اس بات سے بے خبر صبح سے اسے گھر میں نہ پا کر کیا قیامت برپا ہوئی ہو گی۔

پورا محلہ پریشان تھا۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ احسان کان اور ان کی زوجہ دل تھامے گُم صُم اک کونے میں بیٹھے آنسو بہا رہے تھے۔

"عائشہ، تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔ تم بہت پچھتاؤ گی۔ ہمارے سر جھکا کر۔۔۔ بدنامی کر کے۔۔ اپنی من مانی کر کر۔۔۔ تم سدا نہ خوش رہو گی۔۔ سکون کے لئے عزت کے لئے تمام عمر ترسو گی۔۔۔"

فریحہ روتے ہوئے اپنی جان سے عزیز سہیلی کو بددعائیں دے رہی تھی۔

"سب کان کھول کر سن لیں۔ عائشہ مر گئی ہمارے لئے۔۔ وہ نابنجار ہماری عزت کی لاج نہ رکھ سکی۔ ہمارے منہ پر کالک تھوپ کر نجانے کس کمبخت کے ساتھ ہو گی۔ اک بار کہہ دیتی ہم نکاح پڑھا کر جان چھڑا لیتے۔ غیر برادری سے رشتہ جوڑنا اتنا معیوب نہ سمجھا جاتا جتنا گھر سے بھاگ کر شادی کرنا۔ آج سے عائشہ کے لئے اس گھر کے دروازے بند ہیں ہمارا کوئی علق نہیں عائشہ سے۔ مر گئی وہ ہمارے لئے۔۔"

احسان خان صاحب غیظ وغضب غصے میں بھرے کہہ رہے تھے۔

"علینہ، عائشہ کسی کے ساتھ بھاگی نہیں ہے۔۔۔ وہ تو۔۔۔"

فریحہ دھیمے سے بولی تھی۔

"فریحہ، بس رہنے دے۔ دنیا یہ نہیں دیکھتی کہ کیا وجہ ہے نہ کسی نے وجہ پوچھی۔ بس ہر اک نے عائشہ بھاگ گئی لفظ ہی استعمال کیا ہے۔ نہ عائشہ یہ احمقانہ قدم اٹھاتی نہ ہی یہ ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بنتی۔۔۔"

اسارہ تلخی سے بولی تھی۔

"ایسا بھی کیا خود غرض انسان کہ اپنے خواب خواہشات کی تکمیل کے لیے اپنے ماں باپ کی عزت و وقار کو مٹی میں روندتے ہوئے چلے جاؤ۔ عائشہ نے لمحہ بھر کو یہ بھی نہ سوچا کہ اس خاندان کا خاندانی پس منظر کیا تھا۔ ہماری کونسی پھپھو نے تعلیم حاصل کی ہے۔ سب گھر کی چار دیواری میں ہی رہی ہیں سدا۔ ہمیں یہ تعلیم ابرار بھائی کی سپورٹ سے حاصل ہوئی۔ بجائے شکر ادا کرنے کے عائشہ نے تعلیم کو فروغ دینے کی بجائے آئندہ آنے والی لڑکیوں کے لئے تعلیم کے دروازے بند کر دیے۔ عائشہ کے اک غلط فیصلے غلط قدم نے سب کو کتنی اذیت سے دوچار کیا ہے۔ سب کے سر ندامت سے جھک گئے ہیں۔۔۔"

علینہ دکھ سے تاسف سے کہہ رہی تھی۔ فریحہ اور اسارہ کی گردن اثبات میں ہلی تھی۔

-- -- -- --

"لائٹس، کیمرہ، سیٹ سب اوکے ہیں ناں۔۔بس چند منٹ میں میڈم آرہی ہیں۔۔۔"

یاسر نے سیٹ پر آکر سب چیک کیا تھا۔

"اسکیوز می سر۔۔"

عائشہ بالکل تیار تھی۔وہ خود کو بہت اچھی لگ رہی تھی۔بس دوپٹے کی کمی تھی۔۔۔۔

"یس۔۔۔۔۔"

شزا نے پوچھا تھا۔

"دوپٹہ کہاں ہے میرا۔۔۔؟"

عائشہ نے آہستگی سے پوچھا تھا۔

"میم، یہاں دوپٹہ نہیں اوڑھا جاتا۔ تمام ہوسٹس بغیر دوپٹہ شو ہوسٹ کرتی ہیں۔۔۔"

شزا نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا۔

عائشہ نے اپنے خوابوں اور خواہشات کی تکمیل کے واسطے اپنی عزت کا سودا کر دیا تھا۔پہلا شو تھا۔وہ تھوڑی نروس تھی۔عائشہ کو اک اک بات سے آگاہ کیا گیا۔۔عائشہ نے اچھے سے ہوسٹنگ کی۔۔

صرف چند ماہ میں ہی عائشہ جانی مانی ہوسٹ ہوگئی۔۔ہر چینل سے آفر آتیں۔

عائشہ نے اپنے خوابوں کی منزل پالی تھی۔۔

لیکن یہ منزل ماں باپ کی عزت پر داغ لگا کر پائی گئی تھی۔اس سفر میں عائشہ کے وجود پر بھی ان دیکھے نجانے کتنے داغ لگ گئے تھے۔

چائے والے سے لے کر کیمرہ مین، مائیک سیٹ کرنے والا ہر ہر لڑکا اسے جن نگاہوں سے دیکھتے وہ ہی جانتی تھی۔کام کے بہانے اسے چھو جاتے اور وہ محض تلملا کر رہ جاتی۔۔زندگی تو بہت محفوظ گزر رہی تھی۔

عائشہ نے خود یہ راہ چنی تھی۔اس زندگی میں شہرت تھی، عزت نہ تھی۔کیا فائدہ ایسے خواب و خواہش کی تکمیل کرنے کا جن کی وجہ سے اپنے سے جڑے ہر فرد کے اعتبار و بھروسے کو ٹھیس پہنچے۔

ٹی وی چینلز پر عائشہ احسان خان کے شو چلتے، مارننگ، ایوننگ دوڈرامے بھی آن ائیر آرہے تھے۔کوئی بھی نہ دیکھتا سارے گھر والوں کو عائشہ سے نفرت ہوگئی تھی۔

"کسی نے اگر چوری چھپے عائشہ کو دیکھا تو اس گھر میں ٹی وی نظر نہیں آئے گا۔۔۔"

عائشہ کے ابو جلال و غصے میں بھرے کہہ رہے تھے۔

"جو لڑکی ہماری عزت کو دو کوڑی کا کر گئی ہمیں اس سے ذرہ برابر انسیت نہیں۔عائشہ میری بیٹی نہیں۔مر جاتی تو اتنا غم نہ ہوتا۔ جتنا گھر کی مان و عزت کو اس نے نیلام کر دیا ہے۔

ہمارے بزرگ صحیح تھے۔لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف تھے۔ تعلیم کے بل بوتے پر ہی وہ باغی بنی ہے۔۔۔"

عائشہ کے غلط اقدام نے تعلیم کو غلط ٹھیرا دیا تھا۔

تعلیم تو شعور و آگاہی فراہم کرتی ہے۔ بغاوت کرنا نہیں۔ عائشہ نے اپنی آنے والی نسلوں کے لئے تعلیم کے دروازے بند کر دیے تھے۔ گھر میں اسارہ،علینہ، فریحہ پر بھی بے جا پابندیاں لگ گئی تھیں۔ جس سے وہ آزردہ تھیں۔ سبھی عائشہ کو برا بھلا کہتے۔۔

"آپی، خود تو عائشہ عیش میں ہے۔ ہمیں ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔ گھر کے سب مرد حضرات کا ہم بیٹیوں سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔سب ہم پر شک کرتے ہیں ہم ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹ رہی ہیں۔ جو گنہگار ہے وہ اس سب سے دور اپنی گلیمر لائف کی مستیوں میں مگن ہے۔ نیوز دیکھو، ہر چار دن بعد عائشہ کا کسی آرٹسٹ سے افیئر چل رہا ہوتا ہے۔ عائشہ اتنی خوبصورت بھی ہوگئی ہے۔"

فریحہ کا انداز شکوہ کناں تھا۔

"میری گڑیا،عائشہ کو اس کے گناہوں کی سزا اللہ پاک کی طرف سے ملے گی۔ ان فنکاروں کی زندگی بس 5 سے 10 سال ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی انہیں پوچھتا بھی نہیں ہے۔ کیسی اور کس حال میں ہیں۔ نہ ہی ان سے کوئی شادی کرتا ہے۔ شوبز کی دنیا ان لوگوں کے لئے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔
www.pakistanipoint.com

کامیاب ہے جن کا پورا خاندان ہی شوبز سے جڑا ہو۔ عائشہ نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے ناں اس کو کبھی بھی سکھ کا لمحہ نصیب نہ ہو گا۔ ہماری شادیاں ہو جائیں گی۔ شوہر، بچے، ہماری زندگی مکمل ہوگی۔عائشہ ہماری طرح کی زندگی نہیں جی سکے گی۔ کبھی بھی۔۔کیونکہ اس نے خود عزت بھری زندگی چھوڑی ہے۔۔"

علینہ فریحہ کو دھیمے لہجے میں سمجھا رہی تھی

ہیلو مس عائش!

عائشہ اسکریپٹ انہماک سے پڑھ رہی تھی۔ کہ کوئی اسکے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا۔انداز اتنا فرینک تھا کہ جیسے وہ بہت اچھے دوست ہوں۔عائشہ نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

ساحل سمندر کی تیز ہواؤں نے عائشہ کے خوبصورتی سے سیٹ کیے ہوئے بالوں کو بکھیر دیا تھا۔

عائشہ کے ڈرامے کی شوٹنگ ہو رہی تھی دو چار سین ساحل سمندر کے ایڈ کرنے تھے۔

حنظلہ شیرازی اپنے ڈرامے کی شوٹنگ پر ورک کر رہا تھا۔وہ اپنے کردار کی پریکٹس کر رہا تھا۔ کہ معاً اسکی نگاہ سامنے بینچ پر بیٹھی خوبصورت لڑکی پر پڑی تھی۔اسکے دل دھڑکنے میں

رفتار میں اضافہ ہوا تھا۔وہ بلاارادہ ہی اس سمت اشارہ کرکے سپورٹ بوائے سے اسکے بارے میں معلوم کیا تھا۔

مس عائش۔میں حنظلہ شیرازی۔

حنظلہ نے اپنا تعارف مسکرا کر کروایا تھا۔عائشہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں۔

اوہ مائی گاڈ منسٹر حنظلہ۔چاردیواری ڈرامے کا سب سے ہٹ۔موسٹ پاپولر کریکٹر اور میرا آل ٹائم فیورٹ منی اسکرین ہیرو میرے سامنے ہے۔مجھے یقین نہیں آرہا۔

عائشہ بے یقینی میں گھیری تھی۔

آپ کو یقین کسطرح دلایا جائے۔؟

حنظلہ شیرازی نے دونوں بازوں سینے پر باندھتے ہوئے شوخی سے کہا تھا۔

میم۔سیٹ پر آجائیں۔

عائشہ اسکرپٹ فائل فولڈ کیے کھڑی تھی۔کہ ڈرامے پروڈیوسر نے اسے بلالیا تھا۔

اوکے جی میں چلتی ہوں۔

عائشہ مسکرا کر جاہی رہی تھی کہ حنظلہ شیرازی نے بے چین ہوکر پکارہ تھا۔

مس عائش!اب کب ملیں گئیں۔

جب آپ چاہیں۔

اور منسٹر حنظلہ شیرازی!مجھے آپکے ساتھ اک پلے ضرور کرنا ہے۔

عائشہ نے مسکرا کر نظروں کو جھکا کر اعتراف کیا تھا۔

یہ عائشہ اور حنظلہ کی پہلی ملاقات تھی اور پھر دونوں طرف سے ملنے کی چاہ بڑھی۔موبائل فون نمبر کا تبادلہ ہوا سوشل میڈیا پر اک دوسرے کو فرینڈز ایڈ کیا تھا۔

شازمہ!میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔تم سے جدا ہونے کا تصور سوہان روح ہے۔

ساحل سمندر پر حنظلہ شیرازی اور عائشہ احسان خان کے پلے کی عکس بندی چل رہی تھی۔

اسامہ!پلیز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ می

میں اپنی ماں باپ کی عزت مزید نیلام نہیں کرسکتی۔سونیا آپی اپنی شادی سے اک دن پہلے گھر چھوڑ کر اپنے محبوب کے ساتھ فرار ہوگئیں ہیں۔بارات آجائے۔اس سے قبل میں نے گھر پہنچنا ہے۔تم میری مجبوری سمجھنے کی کوشش تو کرو۔۔۔۔

عائشہ شازمہ کے کردار میں مکمل طور پر ڈوبی ہوئی تھی۔آنکھیں میں نمی جھلملا رہی تھی۔تو چہرے پر پریشانی ہویدا تھی۔

وااااااہ نائس ایکٹ۔

پیچھے سے پروڈیوسر نے سراہا تھا۔

شازمہ!سیدھے کہو نہ ڈاکٹر عثمان ملک شہزاد کو تم اس کے نام رتبے کی وجہ سے اپنا رہی ہو۔میں اک معمولی سا بندہ جسکی جاب بھی خاص نہیں اک نہ اک دن تم نے میری غربت کی وجہ سے میرا ساتھ چھوڑنا ہی تھا۔وہ دن اتنی جلدی آئے گا۔مجھے یقین نہیں آرہا۔میں کسطرح اس حقیقت کو تسلیم کروں۔

حنظلہ شیرازی نے اضطراری کیفیت میں اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا۔۔۔

کٹ۔۔۔۔

کٹ۔۔۔۔

واہ حنظلہ زبردست۔عائشہ تم نے بھی کردار کو مکمل حقیقی رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔نیکسٹ شوٹ تھوڑی دیر بعد کرتے ہیں۔

ڈرامہ پروڈیوسر ٹی ٹائم کہتے ہوئے روم میں چلے گئے تھے۔

حنظلہ۔یہ تم نے مجھے اتنی جلدی اپنے ساتھ ڈرامہ میں ہیروئین کیسے کروالیا۔

عائشہ حیرانگی سے استفسار کر رہی تھی۔

ارے یہ ہشیم میرا بہت اچھا دوست ہے۔

سر ہشیم! مجھے اک پلے کرانا ہے پلیز اس نئی آرٹسٹ کے ساتھ۔

حنظلہ شیرازی آج ڈائریکٹر کے روم میں موجود تھا۔حنظلہ شیرازی نے التجا سی کی تھی۔

کونسی نئی آرٹسٹ۔۔۔۔۔

مسٹر ہشیم نے فائل سائٹ پر رکھ کر استفسار کیا۔وہ نیو ڈارمہ اسکریپٹ سائن کرنے والے تھے۔اسکی تمام شرائط وضوابط بغور مطالعہ کر رہے تھے۔

اچھا حنظلہ جی کس کے ساتھ ڈرامہ کرنا،چاہ رہے ہیں۔یہ نیو ڈارمہ بابل کی دہلیز ابھی ہی لکھوایا ہے مرتضی علوی صاحب سے۔اسپیشل سوپ ہو گا یہ۔

سر ہشیم جس ڈرامے کی رولس اور ریگولیشن پڑھ رہے تھے اسکے فوراً ہی حنظلہ شیرازی کو کاسٹ کر لیا تھا۔

سر ہشیم۔شکریہ،مجھے یہ ڈرامہ مس عائش احسان خان کے ساتھ کرنا ہے۔

اور پھر اسطرح سے حنظلہ شیرازی کی وجہ سے محض چار دن بعد ہی عائشہ اور حنظلہ شیرازی کے نام ڈرامے کے ایڈ پر درج ہو چکے تھے۔دونوں اسطرح مزید اکدوسرے کے قریب آتے گئے۔ڈرامہ دونوں کا ہٹ جارہا تھا۔

------- ---------- --

مسٹر حنظلہ شیرازی! فیڈبیک بہت اچھا ہے۔بابل کی دہلیز ڈرامہ شائقین میں بہت مقبول ٹھہرا ہے۔

عائشہ اور حنظلہ ڈرامہ کے سین شوٹنگ کرنے کے بعد لان میں چئر پر بیٹھے۔ فریش جوس پی رہے تھے کہ ہشیم صاحب وہاں ہی چلے آئے تھے۔عائشہ کا کردار سب کی توجہ کا مرکز ہے جس نے ماں باپ کی عزت کی خاطر بچپن کی محبت کو ٹھکرا کر خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کر رہی ہے۔

سر ہشیم عائشہ کی اداکاری کو سراہا رہے تھے اور عائشہ کے دل اندر درد سا اٹھا تھا۔

میں اور ماں باپ کی فرمابردار۔میں نے تو اپنے خوابوں خواہشات کی تکمیل کے لیے انکی عزت کو قدموں تلے روند دیا۔

عائشہ کے چہرے پر تاریکی سی اتری تھی۔

اے یہ تمہیں کیا ہوا،

حنظلہ شیرازی نے اسے گم صم دیکھ کر چٹکی بجائی تھی۔

کک۔۔۔کچ۔۔۔کچھ۔نہیں۔۔۔۔

عائشہ گڑبڑ گئی تھی فورا مسکرا کر بات بدلی تھی۔

سر۔میں حنظلہ شیرازی کے ساتھ مزید پلے کرنا چاہتی ہوں۔

اور پھر وہ لوگ باتوں میں مشغول ہو گے تھے۔

میری روح میں جو اُتر سکیں
وہ محبتیں مجھے چاھئیں
جو سراب ھوں نہ عذاب ھوں
وہ رفاقتیں مجھے چاھئیں
انہیں ساعتوں کی تلاش ھے
جو کیلینڈروں سے اتر گئیں
جو سمئے کے ساتھ گزر گئیں
وھی فرصتیں مجھے چاھئیں
کہیں مِل سکے تو سمیٹ لا
میری روز و شب کی کہانیاں
جو غبارِ وقت میں چُھپ گئیں
وہ حکایتیں مجھے چاھئیں
جو میری شبوں کے چراغ تھے

پاکستانی پوائنٹ

وھی میری امید کے باغ تھے
وھی لوگ ھیں میری آرزو
وھی صُورتیں مجھے چاھئیں
تیری قربتیں نہیں چاھئیں
میری شاعری کے مزاج کو
مجھے فاصلوں سے دوام دے
تیری فرقتیں مجھے چاھئیں
مجھے اور کچھ نہیں چاھیے
یہ دعائیں ھے میرا سائبان
کڑی دھوپ میں جو مل سکیں
تو یہی چھتیں مجھے چاھئیں

حنظلہ شیرازی نے عائشہ کے فیس بک اکاؤنٹ اسکی وال پر شاعری ٹیگ کی تھی۔جواباً عائشہ نے بھی خوبصورت شاعری اسکی وال پر اپلوڈ کی تھی۔

بابل کی دہلیز ڈرامہ بہت ہٹ ہوا تھا۔حنظلہ اور عائشہ کی جوڑی کو آوڈینس نے بہت پسند کیا تھا۔دونوں نئے پلے میں دوبارہ کاسٹ کرلیے گے تھے۔

عائشہ تو خوشیوں کے ہنڈولوں میں جھول رہی تھی۔

بچپن سے لے کر جوانی تلک جن آرٹسٹوں کو دیکھتی آئی تھی۔اب انکے ہمراہ دیگر ڈراموں میں کام کررہی تھی۔

عائشہ گیلمر دنیا کی آنکھوں کو چوندیا دینے والی روشنی میں اسقدر گم اور مگن ہو گئ تھی کہ اسے بھولے بسرے کبھی اپنا گھر۔ماں باپ بہن بھائی کزنز کی یاد نہ آئی تھی۔عائشہ نے چند ڈراموں سے ہی اس قدر پذیرائی حاصل کرلی تھی کہ ہر پروڈیوسرز اسے اپنے ڈرامے میں کاسٹ کرنا چاہتے۔اور عائشہ اپنے خوابوں کی تعبیر پانے میں دن رات اک کر کے محنت کرتی جارہی تھی۔عائشہ کو اب احساس بھی ہورہا تھا کہ پیسے کمانا نہایت مشکل کام ہے۔تکلیفوں سے آشنا ہوئے بغیر راحتوں کا احساس ممکن نھیں.عائشہ کو بھی اب تکلیفوں سے گزارنا پر رہا تھا۔طبیعت خراب میں بھی اسے شوٹنگ پر جانا ہوتا۔پریکٹس کرنی ہوتی۔اب تو عائشہ کے دل پر حنظلہ شیرازی کی محبت قابض ہوچکی تھی۔عائشہ ہر اچھائی برائی کو خاطر لائے بغیر ہی

اب ہر شام ہی عائشہ کی حنظلہ شیرازی کے ہمراہ بسر ہورہی تھی۔

السلام علیکم ویوورز

ہم آپکے لیے لائے ہیں۔نی چٹ پٹی نیوز ہمارے ٹی وی چینل کی مشہور و معروف ڈرامہ ہیروئین مس عائش

جی جی مس عائشہ احسان خان ہی مس عائش ہیں ان کا نیو افیئر حنظلہ شیرازی کے ساتھ۔

مختلف نیوز چینلز پر عائشہ اور حنظلہ کی نیوز چل رہی تھی۔

عائشہ حنظلہ کے ساتھ بیٹھی پیزا ہٹ میں پزا کھا رہی تھی۔اور اپنے آئی فون میں یوٹیوب پر نیوز لگائی ہوئی تھی۔

یہ نیوز چینلز رپورٹر بھی دوستی کو نجانے کیا رنگ دے دیتے ہیں۔

حنظلہ شیرازی نیوز سنکر مسکرا رہا تھا۔

حنظلہ!ہم صرف دوست نہیں ہیں۔

عائشہ نے فوراً ہی حنظلہ شیرازی کی بات کی تصحیح کی تھی۔

تو پھر۔۔۔۔۔۔؟

حنظلہ شیرازی استفہامیہ انداز میں استفسار کیا تھا۔

حنظلہ!یہاں نہیں کل ہم کہیں ملتے ہیں وہاں سکون سے بیٹھ کر بات کریں گے۔

عائشہ نے بات بدل ڈالی تھی۔

الفاظ کے،، جھوٹے بندھن میں

آغاز کے،،،، گہرے پردوں میں

ہر شخص،،،،، محبت کرتا ہے

حالانکہ محبت کچھ بھی نہیں

سب جھوٹے رشتے ناطے ہیں

سب دل رکھنے کی باتیں ہیں

کب کون کسی کا ہوتا ہے،؟؟؟

سب اصلی روپ چھپاتے ہیں

احساس سے خالی لوگ یہاں

لفظوں کے،،،، تیر چلاتے ہیں

اک بار نظر میں،،،، آ کے وہ

پھر ساری عمر،،،،،رلاتے ہیں

خلوص و محبت،،،،،،،مہر و وفا

سب رسمی رسمی،،،،،باتیں ہیں

ہر شخص خودی کی مستی میں

بس،،،،،،،،،،اپنی خاطر جیتا ہے

عائشہ اور حنظلہ کے افیئر کی نیوز سب جگہ ہی پھیلی ہوئی تھی۔عائشہ اب چاہ رہی تھی محبت کو رشتے میں بدل دیا جائے۔

دو چار دن سے وہ سنجیدگی سے اسی بات پر سوچ رہی تھی آج سوچ ہی لیا کہ حنظلہ سے دل کی بات کہہ دینی چاہیے

حنظلہ !اب ہمیں شادی کر لینی چاہیئے۔

آج عائشہ حنظلہ کے ساتھ اسکے فارم ہاوس پر آئی ہوئی تھی۔موسم خوشگوار تھا۔دونوں فارم ہاوس کے لان میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔

ہین شادی اور تم سے۔۔۔۔۔۔

حنظلہ شیرازی اچھنبے سے بولا تھا۔

کیوں۔۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ چونکی تھی۔

مم میرا مطلب ہیکہ ابھی سے شادی

حنظلہ شیرازی نے گڑبڑا کر بات بنائی تھی۔

حنظلہ !بس اب میرا اس سب سے دل بھر گیا ہے۔اب میں سکون چاہتی ہوں۔نو مور ایکٹنگ۔۔۔۔۔۔

حنظلہ !محبت انسان کو ہو ہی جاتی ہے۔محبت جذبہ ہےاور شادی رشتہ ہے۔ اور جذبے ہمیشہ اپنے اظہار کے لیے رشتوں کے محتاج ہوتے ہیں، بغیر رشتے کے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی.

لیکن محبت کی منزل سڑک،پارک،اور ہوٹل نہیں بلکہ نکاح،عزت اور گھر کی چاردیواری ہے۔

عائشہ کے لہجے میں تھکن سی در آئی تھی۔

اوکم آن عائش۔یہ کیا فضول باتیں کر رہی ہو۔کم ویتھ می پلیز ڈرنک۔

اور حنظلہ شیرازی نے محبت بھرے انداز میں عائشہ کے لبوں سے شراب سے بھرا گلاس لگا دیا تھا۔عائشہ کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔اور حنظلہ شیرازی نے زور دار تماشہ عائشہ کے خوبصورت چہرے پر مارا تھا۔شادی آدمی عزت ارد عورت سے کرتا ہے تا کہ نیک اولاد

ہو۔ تجھ جیسی بد کردار سے شادی کوئی نہیں کرے گا۔ چل ان پر سائن کر حنظلہ شیر ازی نے عائشہ احسان خان کے خوبصورت ڈائی ہوئے اسٹریپ کٹنگ ہیر کو مٹھی میں بری طرح جکڑا ہوا تھا۔کچھ کاغذات عائشہ کے سامنے رکھ کر سیگنیچر لیے تھے۔

عائشہ کی سوچنے سمجھنے کی تمام تر صلاحیتیں مکمل طور پر مفلوج تھیں۔بس وہ اک خواب کی سی کیفیت میں حنظلہ شیر ازی کا کہا،ماننے جارہی تھی۔

زندگی میں ایسا دور بھی آتا ہے کہ کسی دوسرے انسان اور دوسری چیز لیے وقت باقی نہیں رہتا ہر شے سے ناطہ ٹوٹ سا جاتا ہے اور خیال تک باقی نہیں رہتا کہ وقت کی دھارا اپنے ساتھ سب بھا کے لیتی جارہی ہے اور ہم ساحل کنارے کھڑے ہو کر چپ چاپ تماشا دیکھتے ہیں صرف تماشا...

عائشہ احسان خان بس مندی مندی آنکھوں سے تماشہ دیکھ رہی تھی۔دماغ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔عائشہ کاؤچ پر اک طرف لڑھک گئی تھی۔

سیاہ گہرے آسمان پر تنہا چاند کو عائشہ کھڑکی میں کھڑی تک رہی تھی۔پشمانی و ندامت میں گھیری تھی۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔
www.pakistanipoint.com

"کاش میں نے اسمارہ آپی کی بات مان لی ہوتی تو آج میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتی یوں تنہا اس ٹرسٹ میں نہ ہوتی۔میں نے پندرہ سال میں

دن رات محنت کر کے نام مقام بنایا۔دولت کمائی۔اور محبت کے جال میں حنظلہ شیر ازی پھنسا کر میری تمام تر دولت گھر، بنگلہ، فراڈ کر کے اپنا کر لیا۔نشے کی حالت میں جائیداد پر دستخط کر لئے۔رات کے دو بجے مجھے بے آسرا شہر کی شاہراہ پر چھوڑ گیا۔بھلا ہو اک آدمی مجھے یہاں ٹرسٹ چھوڑ گیا۔میرے بھدے ہوتے جسم اور ختم ہوتی خوبصورتی کی وجہ سے چینل والوں نے کام دینا بند کر دیا تھا۔اب یہ اندھیری تنہا راتیں ہیں اور اپنوں کی یادیں ہیں۔میں نے خسارے کا سودا کیا تھا۔ ماں باپ کی عزت کی نیلام کر آئی تھی۔ میرے پیچھے کیا کیا قیامتیں نہ ٹوٹی ہوں گی۔برادری میں کتنی ذلت ورسوائی ہوئی ہو گی۔رشتے داروں نے رشتے داری ختم کر لی ہو گی۔ہر لڑکی سے میری التجا ہے۔گھر کی دہلیز عبور نہ کریں۔لڑکی دہلیز بعد عبور کرتی ہے عزت پہلے عبور کر جاتی ہے۔

ختم شد